واجب الاعادہ نماز کی جماعت میں نئے مقتدی شامل ہوسکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ امام صاحب نمازِ فجر پڑھا رہے تھے، دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے، تو سورت فاتحہ پڑھنا بھول گئے اور فاتحہ کے علاوہ قراءت شروع کردی، انہیں سورت فاتحہ یاد نہیں آئی اور کسی مقتدی نے بتایا بھی نہیں حتی کہ انہوں نے یوں ہی رکوع و سجود کرکے سجدہ سہو کئے بغیر نماز مکمل کرلی، بعد میں انہیں بتایا گیا کہ سورت فاتحہ نہیں پڑھی گئی، تو انہوں نے نمازیوں کو کہا کہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی، تو امام صاحب نے دوبارہ جماعت کروائی، بعض ایسے افراد بھی تھے، جو پہلے والی جماعت میں شریک نہیں ہوسکے تھے، لیکن وہ دوسری جماعت میں شریک ہوئے اور اپنی فرض نماز ادا کی۔ اس حوالے سے ارشاد فرمادیجئے کہ اُن مقتدیوں کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں دوسری جماعت میں نئے شریک ہونے والے مقتدیوں کی اقتداء درست نہ ہوئی، لہٰذا ان پر فرض و لازم ہے کہ اپنی نماز دوبارہ سے پڑھیں۔ مسئلہ کی تفصیل جاننے سے قبل تمہیداً دو باتیں ذہن نشین فرمالیجئے:

(1) فرض کی پہلی، دوسری رکعت میں اور باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا، نیز فاتحہ کا سورت ملانے سے پہلے ہونا واجب ہے، اگر فاتحہ کی بجائے بھولے سے کوئی اور سورت پڑھ دی نیز سجدے میں جانے تک سورت فاتحہ یاد نہ آئی، تو آخر میں سجدہ سہو کرنے کا حکم ہے اور جہاں سجدہ سہو کا حکم ہو، وہاں اگر سجدہ سہو نہ کیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے یعنی فرض تو ادا ہوجاتے ہیں، لیکن ترکِ واجب کی وجہ سے جو کمی واقع ہوئی تھی، اُس کے تدارُک (تلافی) کے لیے نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوتی ہے۔

(2) اقتداء کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام اور مقتدی کی نماز میں باہم ربط و تعلق ہو، اس ربط کی وضاحت فقہائے کرام یوں بیان فرماتے ہیں کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز کو ضمن میں لیے ہوئے ہو یعنی امام اور مقتدی کی نماز متحد ہو یا امام کی نماز مقتدی کی نماز سے اوپر درجے کی ہو، لیکن اگر مقتدی کی نماز امام سے اعلیٰ درجے کی ہو جیسے مقتدی فرض نماز پڑھ رہا ہو اور امام صاحب سنت، نفل یا فرض سے نیچے درجے کی کوئی نماز ادا کر رہے ہوں، تو اُس کی اقتداء درست نہیں ہوگی اور اُسے اپنی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی۔

اس تمہید کے بعد سوال کا جواب واضح ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ پوچھی گئی صورت میں امام صاحب کے فرض ادا ہو چکے تھے، لیکن ترکِ واجب کی وجہ سے نماز کا اعادہ واجب قرار پایا تھا، تو امام صاحب کی یہ نماز، فرض نماز نہیں تھی، بلکہ اس سے نیچے درجے کی نماز تھی، جبکہ جو ابتدائی طور پر نئے مقتدی شریک ہوئے، اُن کی نماز فرض نماز تھی، تو یہاں اقتداء کی ایک شرط مفقود ہونے (نہ پائے جانے) کی وجہ سے اُن نمازیوں کی اقتداء درست نہیں ہوئی، لہٰذا انہیں اپنی نماز دوبارہ پڑھنا فرض و لازم ہے۔

اوپر بیان کردہ مسائل کے دلائل بالترتیب درج ذیل ہیں:

فرض کی پہلی، دوسری رکعت اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار مع الدر میں واجباتِ نماز کے بیان میں ہے: "(قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی الاولیین من الفرض و) فی جمیع رکعات (النفل و) کل (الوتر)" ترجمہ: فرض کی پہلی دو رکعتوں، نفل اور وتر کی تمام رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھنا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص184، 188، مطبوعہ کوئٹہ)

طحطاوی علی المراقی میں ہے: "ومن الواجب تقدیم الفاتحۃ علی السورۃ وان لا یوخر السورۃ عنہا بمقدار اداء رکن **فلو بدأ بآیۃ من السورۃ** ثم تذکر الفاتحۃ یقرءھا ویعید السورۃ ویسجد للسھو لتاخیر الواجب عن محلہ" ترجمہ: فاتحہ کو سورت پر مقدم کرنا اور سورت کو فاتحہ سے ادائے رکن کی مقدار مؤخر نہ کرنا واجب ہے، **تو اگر سورت کی ایک آیت کے ساتھ ابتدا کر دی**، پھر فاتحہ یاد آئی، تو فاتحہ پڑھے، پھر سورت پڑھ کر سجدہ سہو کرے، واجب کو اپنے محل سے مؤخر کرنے کی وجہ سے۔ (حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص460، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے : "نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے ۔ الحمد اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے ۔ الحمد کا سورت سے پہلے ہونا (بھی واجب ہے) ۔ " (بہار شریعت، ج 1، حصہ 3، ص 517، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سورت فاتحہ پڑھنا یاد نہ رہی اور سجدے میں جانے تک یاد نہ آیا، تو آخر میں سجدہ سہو کا حکم ہوگا۔ چنانچہ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے : "زید نے نماز پڑھی اور فقط ''الحمد للہ رب العٰلمین'' پڑھ کر بھول گیا، (واجب قراءت پوری کیے بغیر) رکوع و سجود کیا اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا، اس حالت میں زید کی نماز ہوئی یا نہیں ؟ " تو امامِ اہلسنت علیہ الرحمۃ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا : **"ہاں! اگر ایسا بھولا کہ نہ بقیہ فاتحہ یاد آتا ہے، نہ قرآن عظیم سے کہیں کی آیتیں اور ناچار رکوع کر دیا اور سجدے میں جانے تک فاتحہ و آیات یاد نہ آئیں، تو اب سجدہ سہو کافی ہے** اور اگر سجدہ کو جانے سے پہلے رکوع میں خواہ قومہ بعد الرکوع میں یاد آجائیں تو واجب ہے کہ قراءت پوری کرے اور رکوع کا پھر اعادہ کرے ، اگر قراءت پوری نہ کی تو اب پھر قصداً ترکِ واجب ہوگا اور نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا اور اگر قراءت بعد الرکوع پوری کر لی اور رکوع دوبارہ نہ کیا، تو نماز ہی جاتی رہی کہ فرض ترک ہوا۔ "وذلک لان الرکوع یرتفض بالعود الی القراءۃ لانھا فریضۃ و کل مایقرأ ولو القراٰن العظیم کلہ فانما یقع فرضا کما نصوا علیہ" اس لیے کہ قراءت کی طرف لوٹنے کی وجہ سے رکوع ختم ہوگیا، کیونکہ قراءت فرض ہے اور قراءت جتنی بھی کی جائے ، خواہ تمام قرآن پاک کی قراءت ہو، اس سے ایک ہی فرض ادا ہوگا، جیسا کہ اس پر فقہاء نے تصریح کی ہے ۔ "
(فتاوی رضویہ، ج 6، ص 330، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سجدہ سہو لازم ہونے کی صورت میں سجدہ سہو نہ کیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ اس کے متعلق فتاوی امجدیہ میں ہے :
"واجباتِ نماز سے ہر واجب کے ترک کا یہی حکم ہے کہ اگر سہواً ہو، تو سجدہ سہو واجب اور سجدہ سہو نہ کیا یا قصداً واجب کو ترک کیا، **تو نماز کا اعادہ واجب ہے ۔** " (فتاوی امجدیہ، ج 1، ص 276، مکتبہ رضویہ، کراچی)

اقتداء کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز کو ضمن میں لیے ہوئے ہو اور اس کی یہ صورت ہے کہ امام اور مقتدی کی نماز متحد ہو یا امام کی نماز مقتدی کی نماز سے اوپر درجے کی ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ و سلم نے ارشاد فرمایا : "الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین "ترجمہ : امام ضامن

ہے اور مؤذن امین ہے ۔ اے اللہ !اماموں کو ہدایت پر رکھ اور مؤذنین کی بخشش فرما ۔ (جامع ترمذی، ج 1، ص 282 رقم الحدیث : 207، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

شمس الائمہ علامہ ابو بکر محمد بن احمد سرخسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : "ولنا قوله صلى الله عليه واله وسلم الامام ضامن معناه تتضمن صلاته صلاة القوم وتضمين الشئ فيما هو فوقه يجوز وفيما هو دونه لا يجوز وهو المعنىٰ في الفرق فان الفرض يشتمل على اصل الصلاة والصفة والنفل يشتمل على اصل الصلاة فاذا كان الامام مفترضا فصلاته تشتمل على صلاة المقتدي وزيادة فصح اقتداؤه به واذا كان الامام متنفلا فصلاته لا تشتمل على ما تشتمل عليه صلاة المقتدي فلا يصح اقتداءه به لانه بنى القوى على اساس ضعيف" ترجمہ : **ہماری دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ امام ضامن ہے ۔ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کی نماز قوم (مقتدیوں) کی نماز کو ضمن میں لیے ہوتی ہے** اور کسی چیز کو ضمن میں لینا اس میں جائز ہوتا ہے، جو دوسری چیز سے اوپر درجے کی ہو اور اس میں جائز نہیں ہوتا، جو دوسری چیز سے نیچے درجے کی ہو، (فرض و نفل کے) مسائل میں فرق کا یہی معنیٰ ہے، کیونکہ فرض اصلِ نماز اور صفت دونوں پر مشتمل ہے اور نفل اصلِ نماز پر مشتمل ہے، پس جب امام فرض پڑھ رہا ہو (اور مقتدی نفل پڑھ رہا ہو)، تو اس کی نماز مقتدی کی نماز پر اور اس سے زائد (ایک صفت) پر مشتمل ہوگی، لہٰذا اس کی اقتداء درست ہوگی اور جب امام نفل پڑھ رہا ہو (اور مقتدی فرض پڑھ رہا ہو)، تو اس کی نماز اس پر مشتمل نہیں، جس پر مقتدی کی نماز مشتمل ہے، لہٰذا اس کی اقتداء درست نہیں ہوگی، کیونکہ یہ ضعیف بنیاد کے اوپر قوی کی بنا ہے (جو جائز نہیں) ۔ (المبسوط، ج 1، ص 282، مطبوعہ کوئٹہ)

چیز اپنی مثل کو یا نیچے درجے والی چیز کو ضمن میں لے سکتی ہے، اپنے سے اوپر درجے کی چیز کو ضمن میں نہیں لے سکتی ۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "متى امكن تضمين صلاة المقتدي في صلاة الامام صح اقتداءه به وان لم يمكن لا يصح اقتداءه به والشئ انما يتضمن ما هو مثله او دونه ولا يضمن ما هو فوقه" ترجمہ : جب مقتدی کی نماز امام کی نماز کے ضمن میں ہو، تو اس کی اقتداء درست ہوگی اور اگر ایسا نہ ہو، تو اس کی اقتداء درست نہیں ہوگی اور شئ اپنی مثل یا اپنے سے کم درجے والی چیز کو ضمن میں لے سکتی ہے، اپنے سے اوپر والی چیز کو ضمن میں نہیں لے سکتی ۔ (البحر الرائق، ج 1، ص 364، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

واجب الاعادہ نماز، فرض نماز کو ضمن میں نہیں لے سکتی، کیونکہ اس کا درجہ فرض سے نیچے کا ہوتا ہے، لہٰذا واجب الاعادہ کے طور پر نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والے کی اقتداء درست نہیں ہوگی۔ چنانچہ صدر الشریعۃ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ (اپنے ایک عربی زبان میں لکھے فتوے میں) ارشاد فرماتے ہیں: "اعلم ان الاقتداء ھو ربط صلوٰتہ بصلوٰۃ الامام فلا بد لہ من ان تکون صلوٰۃ الامام متحدۃ بصلوٰۃ المقتدی بان تکون صلاتھما واحدۃ او تکون صلوٰۃ الامام متضمنۃ لصلوٰۃ المقتدی کاقتداء المتنفل بالمفترض فان الفرض مقید والنفل مطلق و المطلق داخل فی المقید واذا عرفت ھذا فاعلم ان الذی صلی الفرض مع ترک الواجب فقد ادای فرضہ لکن بترک الواجب صارت صلوٰتہ ناقصۃ ووجب علیہ الاعادۃ لجبر النقصان فلما اشتغل بالاعادۃ فھو لیس بمفترض لان الفرض سقط من ذمتہ بل ھو یتم ویکمل الفرض ومن لم یصل الفرض یؤدی فرضہ فلو اقتدی بہ یلزم التغایر بین صلاتھما ولم یوجد معنی الاقتدیٰ ای الربط وایضاً یلزم بناء الاقوی علی الاضعف وھو لا یجوز" ترجمہ: جان لو! اقتداء امام و مقتدی کی نماز کے مابین ایک ربط و تعلق (کا نام) ہے، پس اس کے لیے ضروری ہے کہ امام و مقتدی کی نماز متحد ہو، بایں طور کہ ان دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز مقتدی کی نماز کو ضمن میں لیے ہوئے ہو جیسے نفل پڑھنے والے شخص کا فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرنا، کیونکہ فرض مقید ہے اور نفل مطلق ہے اور مطلق مقید میں داخل ہوتا ہے۔ جب تمہیں اس بات کی معرفت حاصل ہوگئی، تو جان لو! کہ وہ شخص جس نے ترکِ واجب کے ساتھ فرض نماز ادا کی، تو اس کا فرض ادا ہوگیا، لیکن ترکِ واجب کی وجہ سے اس کی نماز ناقص طور پہ ادا ہوئی اور اس نقص (کمی) کو پورا کرنے کے لیے اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے، تو جب وہ اعادہ کرنے میں مشغول ہوا، تو اس کی نماز فرض نماز نہیں ہوگی، کیونکہ فرض اس کے ذمے سے ساقط ہو چکا، بلکہ اعادے والی نماز فرض کو کامل و تمام کرنے کے لیے ہے اور جس نے فرض نماز نہیں پڑھی، وہ اپنے فرض ادا کر رہا ہے، تو اگر وہ واجب الاعادہ والے کی اقتداء کرے گا، تو ان دونوں کی نماز میں تغایر لازم آئے گا اور اقتداء کا معنیٰ یعنی ربط و تعلق نہیں پایا جائے گا اور قوی کی ضعیف پر بنا بھی لازم آئے گی اور یہ (بھی) جائز نہیں ہے۔ (فتاوی امجدیہ، ج 1، ص 169 تا 170، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7487

تاریخ اجراء: 04 صفر المظفر 1446ھ/10 اگست 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net